بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD No. L.5254

181

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر

فی پرچہ ۱۲

جلد ۱۱/۴۶ | ۲۴ فتح ۱۳۳۶ھ ۲۴ دسمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۳۰۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تفسیر صغیر کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور ساتھ کے ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے۔ اور اب جلسہ سالانہ بھی بالکل قریب آگیا ہے جس میں حضور کو اور زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ اس لئے احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

راولپنڈی کی سپیشل گاڑی کے متعلق اطلاع

راولپنڈی سے سپیشل ٹرین ۲۴/۱۲/۵۷ شام کے ۸-۱۰ پر روانہ ہوگی۔ یہ سپیشل گاڑی ۲۵ دسمبر کی صبح ۸-۵ پر ربوہ پہنچے گی۔ سابق صوبہ سرحد اور دیگر جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اس سپیشل ٹرین پر سفر کریں۔ نیز اپنے ٹکٹ ربوہ کے لئے راولپنڈی سے خریدیں۔

خطبہ جمعہ

آؤ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ احباب کثرت کے ساتھ جلسہ سالانہ پر آئیں

اور

جلسہ کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

(یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں ۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

۲۲ دسمبر کے الفضل میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو خطبہ شائع ہوا ہے۔ اس میں طباعت کی خرابی کی وجہ سے بعض الفاظ صاف نہیں پڑھے جاتے خطبہ کی اہمیت کے پیش نظر اسے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے (ادارہ)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ اب ہمارا

جلسہ سالانہ بالکل قریب ہے

اگلا جمعہ جو ۲۷ دسمبر کو ہوگا جلسہ سالانہ کے عین درمیان آئے گا اور جلسہ سالانہ کا افتتاح ۲۶ دسمبر کو ہو جائے گا۔ اور ۲۷، ۲۸ دسمبر کو میری تقریریں ہونگی۔ جن کے بعد جلسہ سالانہ ختم ہو جائے گا۔ چونکہ خطبہ کے صاف کرنے اور اس پر نظر ثانی کرنے میں اور پھر اس کے الفضل میں شائع ہونے پر کئی دن لگ جاتے ہیں۔ اس لئے اگر خطبہ نویس خطبہ صاف کر کے الفضل کو اشاعت کے لئے دے بھی دے تو یہ خطبہ جلسہ سالانہ سے پہلے چھپ کر جماعتوں میں نہیں جا سکتا۔ اور وہ اس سے پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتیں اس لئے جہاں تک دنیوی سامانوں کا سوال ہے ہم اپنے

جلسہ کی کامیابی

کے لئے اب سوائے اس کے کچھ نہیں کر سکتے کہ ہم خدا تعالیٰ سے ہی دعا کریں کہ اے خدا کام کا وقت اب ہمارے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ اور جلسہ سالانہ بالکل قریب آگیا ہے۔ ہمارا کوئی پروپیگنڈا اب ہمیں فائدہ نہیں دے سکتا۔ صرف تیری اور تیرے فرشتوں کی تحریک ہی ہے جو فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ اس لئے تو یہاں کے لوگوں کو تحریک کر کہ وہ اپنے فرائض کو اچھی طرح ادا کریں۔ اور جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کریں۔ اور باہر والوں کے دلوں میں تحریک کر کہ وہ نیک ارادوں اور نیک مقاصد کو لیکر یہاں کثرت کے ساتھ آئیں۔ اور پھر یہاں آ کر وہ اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ بلکہ جلسہ کے اوقات میں بھی اور بعد میں بھی تسبیح اور تحمید میں لگے رہیں۔ تاکہ وہ جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اور جب وہ یہاں سے واپس جائیں تو ان میں اس قدر تبدیلی پیدا ہو چکی ہو۔ کہ وہ پہلے جیسے انسان نہ ہوں بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے فرشتے ہوں جو آسمان سے اترے ہوں۔ درحقیقت

ہماری مثال

اس وقت ویسی ہی ہے جیسے پہلی جنگ عظیم میں ایک موقعہ پر ایسی خطرناک صورت پیدا ہوئی کہ شہنشاہ جرمنی کی فوج نے اتحادیوں کی فوج میں رخنہ پیدا کر دیا لیکن اس وقت شاید بادلوں کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ دھواں ان کے سامنے آگیا۔ جرمن فوج کو اس رخنہ کا علم نہ ہو سکا۔ جب اتحادیوں کو اس رخنہ کا پتہ لگا۔ تو فرانسیسی جرنیل نے

انگریزی فوج کے جرنیل

کو بلایا اور کہا کہ تم اس رخنہ کو پُر کرنے کا انتظام کرو۔ اس جرنیل نے کہا ہماری فوج پچاس ساٹھ میل دور ہے۔ اور جب تک وہ فوج آئیگی جرمن فوج شہر میں داخل ہو جائیگی اس لئے اب فوج کو بلانا بیکار ہے۔ تب فرانسیسی جرنیل نے ایک کنیڈین جرنیل کو بلایا۔ وہ آرڈیننس پر مقرر تھا۔ اس کے ماتحت لڑا کا سپاہی نہیں تھے۔ بلکہ نائی دھوبی ڈھئی موچی اور نانبائی وغیرہ تھے۔ فرانسیسی جرنیل نے اسے کہا میں نے تمہاری بہت شہرت سنی ہے۔ کیا تم کوئی ایسی صورت نہیں کر سکتے کہ کسی طرح اس رخنہ کو آٹھ دس گھنٹے تک پُر کر دو۔ پھر باقاعدہ فوج آگئی تو وہ دشمن کو روک لے گی۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

محمود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ دسمبر

براہین احمدیہ

الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ نے "روحانی خزائن" کے نام سے ایک سلسلہ طباعت کتب شروع کی ہے۔ جس کی پہلی جلد "براہین احمدیہ چہار حصص" پر مشتمل ہے۔ براہین احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی اشاعت نے نہ صرف دنیائے اسلام میں بلکہ تمام مذہبی دنیا میں ایک تہلکہ ڈال دیا تھا۔ یہ وہ کتاب ہے۔ جو دراصل الٰہی اشارہ سے تحریک احمدیت کی بنیاد کے طور پر حضور اقدس نے تصنیف فرمائی۔ اور جس میں تمام دنیا کے ادیان کے علماء کو چیلنج کیا گیا ہے۔ کہ وہ ان شرائط کے مطابق جو اس کتاب کے حصہ اشتہار میں دیئے گئے ہیں۔ فرقان مجید کے مقابلہ میں اپنی اپنی الہامی کتب سے اپنی صداقت کا ثبوت پیش کریں اور دس ہزار روپیہ انعام رکھا۔ اور یہ دس ہزار روپیہ کا انعام اس لئے نہیں رکھا تھا۔ کہ فرقان مجید سے بڑھ کر خوبیاں دکھائی جائیں۔ بلکہ صرف ان خوبیوں میں فرقان مجید کے ساتھ صرف شراکت دکھائی جائے۔ اور وہ بھی خمس حصہ تک دکھائی جائے۔ اشتہار کے متعلقہ الفاظ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

"میں جو مصنف اس کتاب براہین احمدیہ کا ہوں یہ اشتہار اپنی طرف سے بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ بمقابلہ جمیع ارباب مذہب اور ملت کے جو حقانیت فرقان مجید اور نبوت حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے منکر ہیں اتماماً للحجۃ شائع کرکے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب منکرین میں سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقان مجید سے ان سب براہین اور دلائل میں جو ہم نے دربارہ حقیت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم اسی کتاب مقدس سے اخذ کرکے تحریر کیں ہیں اپنی الہامی کتاب میں سے ثابت کرکے دکھلاوے۔ یا اگر تعداد میں ان کے برابر پیش نہ کرسکے تو نصف ان سے یا ثلث ان سے یا ربع ان سے یا خمس ان سے نکال کر پیش کرے۔ یا اگر بکلی پیش کرنے سے عاجز ہو۔ تو ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دے۔ تو ان سب صورتوں میں بشرطیکہ تین منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کردیں۔ کہ ایفائے شرط جیسا کہ چاہیئے تھا ظہور میں آگیا۔ میں مشتہر ایسے مجیب کو بلاعذرے و حیلتے اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض و دخل دیدوں گا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۳ تا ۲۸)

یہ چیلنج ۱۸۸۰ء میں دیا گیا تھا۔ مگر آج تک کسی مذہب کے عالم کو یہ جرأت نہیں ہوئی۔ کہ اس چیلنج کو قبول کرے۔ یہ چیلنج اب بھی قائم ہے۔ اور قیامت تک قائم رہے گا۔ اور ہمیں یقین واثق ہے کہ اس چیلنج کو قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ جو آگے آئے گا۔ اور اگر کوئی آگے آئے گا بھی تو وہ ہرگز اس کو ایفا نہیں کرسکے گا

یہ چیلنج براہین احمدیہ چہار حصص کے شروع میں نہایت جلی الفاظ میں تحریر ہوا تھا۔ اور ہر اشاعت میں اس کو اسی طرح شائع کیا جارہا ہے۔ چنانچہ اشاعت زیر تبصرہ میں بھی اسی طرح قائم ہے۔ گویا یہ ایک زندہ اور چلتی نشان ہے جو قیامت تک قائم کردیا گیا ہے

ذیل میں ہم ناشرین کا دیباچہ بجنسہٖ نقل کردیتے ہیں۔ تاکہ تحریک احمدیہ میں اس کتاب کی جو بنیادی حیثیت ہے واضح ہوجائے جیسا کہ ہم نے شروع میں بتایا ہے الشرکۃ الاسلامیہ نے اپنے سلسلہ "روحانی خزائن" میں بجا طور پر اس کو اولیت کا مقام دیا ہے۔ ناشرین نے اس کو نہایت اچھے کاغذ اور عمدہ ترین لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع کیا ہے اور قیمت صرف دس روپیہ فی جلد مجلد کی رکھی ہے۔ جو کتاب کی اہمیت اور ظاہری اور باطنی خوبیوں کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تصنیف منیف بڑی مدت کے بعد از سر نو شائع کی گئی ہے اور سلسلہ "روحانی خزائن" کی پہلی جلد ہے۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ دوست اس کو ہاتھوں ہاتھ خریدینگے اور چاہیئے کہ جو دوست اس خزانہ بے بہا کو خریدنا چاہتے ہیں۔ وہ توقف نہ کریں۔ ورنہ انہیں اگلی اشاعت کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ناشرین کے دیباچہ کا متعلقہ حصہ حسب ذیل ہے۔

"براہین احمدیہ کا پہلا اور دوسرا حصہ ۱۸۸۰ء میں اور تیسرا حصہ ۱۸۸۲ء میں اور چوتھا حصہ ۱۸۸۴ء میں پہلی بار شائع ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ انگریزی دورِ حکومت پورے عروج پر تھا۔ اور عیسائی مشنری پوری قوت سے تبلیغ عیسائیت میں مشغول تھے جگہ جگہ بائیبل کی گئیں اور اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف صدہا کتب شائع کی گئیں۔ اور کروڑہا کی تعداد میں مفت پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ ان کی رفتار ترقی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۸۵۱ء میں عیسائیوں کی تعداد ہندوستان میں اکانوے ہزار تھی اور ۱۸۸۱ء میں چار لاکھ ستر ہزار تک پہنچ گئی

دوسری طرف آریہ سماج اور برہمو سماج کی تحریکوں نے جو اپنے شباب پر تھیں اسلام کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بنایا ہوا تھا۔ گویا اسلام دشمنوں کے نرغہ میں گھر کر رہ گیا تھا۔ ان سب تحریکوں کا مقصد وحید اسلام کو کچل ڈالنا اور قرآن مجید اور بانیٔ اسلام کی صداقت کو دنیا کی نگاہوں میں مشتبہ کرنا تھا۔ آریہ سماج ویدوں کے بعد کسی الہام الٰہی کی قائل نہ تھی۔ اور برہمو سماج والے سرے سے الہام کے منکر تھے۔ اور مجرد عقل کو حصول نجات کے لئے کافی خیال کرتے تھے۔ اور تعلیم یافتہ مسلمان یورپ کے گمراہ کن فلسفہ سے متاثر ہوکر اور عیسائی ملکوں کی ظاہری اور مادی ترقیات کو دیکھ کر الہام الٰہی کے منکر ہورہے تھے۔ اور علماء کا گروہ آپس میں تکفیر بازی کی جنگ لڑ رہا تھا۔ اسلام کی اس بے بسی و بے کسی کا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے ۱۸۷۹ء میں اپنی مسدس میں یوں کھینچا ہے :-

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

پھر ملت اسلامیہ کی ایک باغ سے تمثیل دے کر فرماتے ہیں۔

پھر اک باغ دیکھے گا اجڑا سراسر
جہاں خاک اڑتی ہے ہر سو برابر
نہیں تازگی کا کہیں نام جس پر
ہری ٹہنیاں جھڑ گئیں جس کی جل کر
نہیں پھول پھل جس میں آنے کے قابل
ہوئے روکھ جس کے جلانے کے قابل
یہ آواز پیہم وہاں آرہی ہے
کہ اسلام کا باغ ویراں یہی ہے

اس ماحول میں جبکہ قرآن مجید کی حقیقت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت خود مسلمان کہلانے والوں پر بھی مشتبہ ہورہی تھی۔ اور کئی ان میں سے عیسائیت کی آغوش میں آگرے تھے۔ آپ نے براہین احمدیہ کتاب لکھی جس میں آپ نے قرآن مجید کا کلام الٰہی اور مکمل کتاب اور بے نظیر ہونا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے دعوائے نبوت و رسالت میں صادق ہونا ناقابل تردید دلائل سے ثابت کیا۔ اور ان دلائل کے مقابل کسی دشمن اسلام کے ایسے دلائل کے ثلث یا ربع یا خمس پیش کرنے والے کے لئے دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا۔ اور ہر مخالف اسلام کو مقابلہ کے لئے دعوت دی۔" (دیباچہ براہین احمدیہ ۱ و ۲)

ہمارا جلسہ سالانہ ۔ خدائی نصرتوں کا ایک تاریخی نشان

از مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

(۱)

تہذیب نو کا شاہکار

کانفرنسیں اور جلسے خواہ سیاسی ہوں یا مذہبی ادبی ہوں یا اصلاحی بیسویں صدی میں اکثر و بیشتر تہذیب نو کا شاہکار اور محض نمائش بن کر رہ گئے ہیں۔ جن میں مقرر کی سحر بیانی پنڈال کی دلکشی، سامعین کا ہجوم اور فلک بوس نعروں کا شور تو موجود ہے مگر قلب و روح کی جلا اور باطنی قوتوں کے اضافے کے لئے اُن کے ہاں کوئی سامان نہیں۔ اس سے بڑھکر حادثہ یہ ہے کہ سیاست، اخلاق اور ادب کے ایوانوں میں دینی فضا کا تخیل دقیانوسیت اور قدامت پسندی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور مذہبی پلیٹ فارم دینی سطح سے اس درجہ فروتر ہو چکا ہے کہ خود مذہب نوحہ کناں ہے اور یہی وجہ ہے کہ سامعین بھی اصلاح و تربیت کے تقاضوں سے ہٹ کر محض واعظ کی طلاقت لسانی اور شوخی انداز سے لطف اندوز ہونے آتے ہیں۔

شمع ہدایت

اس تاریک ماحول میں جہاں ہر طرف کفر و الحاد کی کالی گھٹائیں چھا رہی ہیں۔ وہاں ایک شمع بھی روشن ہے اور وہ ہے ہمارا جلسہ سالانہ جو خدا تعالیٰ کے خاص منشاء کے ماتحت کم و بیش پون صدی سے قائم ہے۔ اور ہر سال نئی برکتیں اور رحمتیں اپنے جلو میں لے کر ہر طرف نورانیت بکھیرتا چلا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کی یہ عظیم الشان خصوصیت کہ وہ روحانی انتشار کا ذریعہ ہے۔ احمدی تو محسوس کرتے ہی ہیں۔ اگر بعض غیر از جماعت حلقوں کو بھی مدت سے اس کا اقرار ہے۔ مثلاً ایک دفعہ فیروز پور کے ایک وردمند اور صاحب قلم مسلمان کو جلسہ سالانہ کی تقریب میں شامل ہونے کا موقعہ ملا تو وہ اس کی پرکیف روحانی فضا سے بے حد متاثر ہوئے اور ایک مضمون میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر دلپذیر کے متعلق اپنے تاثرات یوں بیان کئے کہ:۔

"جس وقت پیارے حضرت خلیفۃ المسیح کو سٹیج پر تقریر کرتے سنا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک بحر ذخار ہے کہ جس میں سے موتی و گہر ابل ابل کر نکل رہے تھے جناب کی تقریر دلپذیر کچھ ایسی مضبوط اور جامع تھی کہ کہ اس کا ہر پہلو ایک بڑے سے بڑے پر مغز لیکچرار کو بھی کونے جھکا رہا تھا۔ صاف اور سادی اتنی کہ ہر جاہل اور عالم اس سے مستفید ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دوران تقریر میں احمدی محمد رسول اللہ صلعم کا ذکر کم لیکن مرزا صاحب کا ذکر بہت کرتے ہیں۔ مگر اس کے خلیفہ کی یہ حالت تھی کہ جہاں نبی کریم کا نام پاک آتا وہ مجسمہ رقت بن جاتا۔ اور جہاں حضرت مرزا صاحب کا نام لینا ہوتا تو وہاں رسول کریم صلعم کے غلام سے موسوم کیا جاتا۔ تقریریں قصہ کہانیاں نہیں بلکہ وہ مفید عالم باتیں جن پر واقعی آج اسلام کی زندگی کا سوال ہے پھر معارف قرآن وہ کہ جن سے روح زندہ ہو۔"

(تاثرات قادیان ص۱۸۴-۱۸۵ مرتبہ جناب ملک فضل حسین صاحب)

تاریخی نشان

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کو صرف یہی عظمت و خصوصیت حاصل نہیں ہے کہ اس موقعہ پر سیدنا و مرشدنا حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ الودود بنصرہ العزیز کے روح پرور خطاب سے نور بصیرت میں اضافہ ہوتا۔ اور مردہ دلوں میں نئی برقی لہر دوڑ جاتی ہے بلکہ اسے یہ عدیم النظیر شان بھی حاصل ہے کہ یہ مقدس اجتماع فخر کائنات سردار دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی قوتوں کا زبردست معجزہ اور خدائی نصرتوں کا ایک عظیم تاریخی نشان ہے جو امام وقت حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں نمودار ہوا۔

پہلا جلسہ سالانہ

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اس جلسہ کا آغاز ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو ہوا۔ جبکہ احمدیت کے ابدی مرکز — قادیان میں صرف پچھتر نفوس شریک اجتماع ہوئے جنہیں مسجد اقصےٰ میں نماز ظہر کے بعد حضرت مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ نے "آسمانی فیصلہ" پڑھکر سنا دیا۔ اور جلسہ کی کارروائی ختم ہو گئی۔ (الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء۔ تبلیغ رسالت جلد دوم ص۵۴) غالباً اسی ابتدائی جلسہ کی اور تقریب کے متعلق سیدۃ النساء حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کا یہ بیان ہے کہ:۔

"ایک ابتدائی زمانہ میں احباب کے جمع ہونے کی وجہ سے ایک جلسہ کی سی صورت ہو گئی۔ اور لوگوں نے خواہش کی کہ حضرت صاحب کچھ تقریر فرمائیں۔ تو فرمانے لگے کہ مجھے تو تقریر کرنی نہیں آتی میں جا کر کیا کہوں؟"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص۴۹)

اللہ اللہ!! جس برگزیدہ خدا اور جری اللہ کی تقاریر نے غیروں کے دل و دماغ میں انقلاب برپا کر دیا۔ وہ جب دین حق کا پیام لے کر میدان عمل میں آتا ہے۔ تو وہ اپنے شیدائیوں کے مختصر سے حلقہ میں کچھ کہنے کی سکت نہیں پاتا۔ اور حضرت موسےٰ کی طرح سر تا پا عجز و انکسار بن کر پکار اٹھتا ہے کہ "مجھے تو تقریر کرنی نہیں آتی۔ میں جا کر کیا کہوں"؟

ملک بھر میں منظم مخالفت

بہر حال ۱۸۹۱ء کے اولین اجتماع میں گنتی کے چند افراد شامل ہوئے یہ اس زمانہ کی بات ہے جب ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شہرہ آفاق تصنیف "براہین احمدیہ" کے غلغلے بلند ہو رہے تھے اور عامۃ المسلمین ہی نہیں ملک کے مسلم زعماء بھی آپ کے علمی اور روحانی کمالات کے قائل اور مداح تھے۔ مگر اس شہرت عامہ کے باوصف ہندوستان کی کروڑوں کی آبادی میں صرف پچھتر افراد کو یہ توفیق ملی کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کریں۔ اس پہلے جلسہ کے بعد ملکی ماحول میں یکایک تغیر پیدا ہوا۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے ہم نوا علماء نے فتویٰ تکفیر کے ذریعہ سے ایک زبردست شورش برپا کر دی۔ اور ان کی پشت پناہی کے لئے عیسائیت آریہ سماج برہمو سماج اور دوسری تمام تر باطل قوتیں بھی میدان مقابلہ میں اتر آئیں۔ اور بظاہر یہ امکان ختم ہو گیا کہ اس نوعیت کے اجتماع جاری رہ سکیں۔ کیونکہ ایک تو ان خدا ترس لوگوں نے ملک کی فضا مسموم کرنے کے بعد قادیان کا قصد کرنے والوں کو واپس بھجوانے کے لئے باقاعدہ ایک مہم جاری کر دی۔ اور اس غرض کے لئے بٹالہ کی سڑک پر کیمپ بھی قائم کر دیا۔ دوسرے قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عم زادے خود آپ کے شدید دشمن اور خون کے پیاسے تھے۔ اور دیہی معاملات میں انہیں کو اکثر عمل دخل اور اقتدار حاصل تھا۔ تیسرے جلسہ کے انعقاد کے لئے جتنے وسیع اخراجات درکار تھے۔ آپ کے اقتصادی حالات کسی طرح اس کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔

ایک ایمان افروز روایت

اس سلسلہ میں یہاں حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی ایک نہایت ایمان افروز روایت کا درج کرنا ضروری ہے۔ جو حال ہی میں جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے نے اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ ۱۲۰ پر دوبارہ شائع کی ہے۔ حضرت منشی صاحبؓ فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خرچ نہ رہا۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کے لئے چندہ ہو کر نہیں آتا تھا۔ حضور اپنے پاس سے صرف فرماتے تھے۔ میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے آکر عرض کیا کہ رات کو مہمانوں کے لئے کوئی سالن نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان کر لیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کے لئے سامان بہم پہنچا دیا۔ دو دن کے بعد پھر میر صاحب نے رات کے وقت میری موجودگی میں کہا کہ کل کے لئے پھر کچھ نہیں۔ فرمایا کہ ہم نے برعایت ظاہری اسباب کے انتظام کر دیا تھا۔ اب ہمیں ضرورت نہیں جس کے مہمان ہیں وہ خود کریگا

اگلے دن آٹھ یا نو بجے جب چٹھی رسان آیا تو حضور نے میر صاحب کو اور مجھے بلایا۔ چٹھی رسان کے ہاتھ میں دس پندرہ کے قریب منی آرڈر ہوں گے جو مختلف جگہوں سے آئے ہوئے تھے۔ سو سو پچاس پچاس روپے کے ان پر لکھا تھا کہ ہم حاضری سے معذور ہیں۔ مہمانوں کے خرچ کے لئے یہ روپے بھیجے جاتے ہیں۔"

اس روایت سے اللہ تعالےٰ کی خاص تائید و نصرت کے علاوہ ضمناً اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ نہ صرف ملکی اور مقامی اعتبار سے بلکہ اقتصادی لحاظ سے بھی اجتماع کا سلسلہ منقطع ہو جانا عین ممکن تھا۔ مگر دنیا یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئی کہ اللہ تعالےٰ نے عرش سے مسیح موعود کی خاطر قلوب عالم میں ایسی زبردست جنبش پیدا کر دی کہ لوگ ملک کے گوشہ گوشہ سے کھچے کھچے آپ کے قدموں میں آنے لگے اور اب خدا کے فضل سے یہ حالت ہے کہ وہ مقدس اجتماع جو اپنی ابتدائی شکل میں صرف ۷۵ کی نہایت محدود اور مختصر سی تعداد سے شروع ہوا تھا سینکڑوں سے نکل کر مخالفت کے طوفانوں میں سے ہوتے ہوئے ہزاروں تک وسیع ہو چکا ہے اور ہم باطنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ عنقریب وہ دن بھی آنے والے ہیں جبکہ مرکز میں لاکھوں نہیں کروڑوں پروانے جمع ہوں گے۔ عالمگیر ریڈیو سے اس مبارک اجتماع کی پوری کارروائی نشر کی جائیگی اور دنیا کے مشرق و مغرب قرآن مجید کے نغمات سے گونج اٹھیں گے اور روس اور امریکہ اور برطانیہ اور دوسری تمام مغربی طاقتوں کو بالآخر حضرت محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آنے کا اعلان کرنا پڑے گا اور انہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کفش برداری تخت شاہی سے افضل ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔

جلسہ سالانہ کے اعداد و شمار کا خاکہ

ہمارا جلسہ سالانہ جس رفتار سے ارتقائی منزلیں طے کرتا ہوا موجودہ شاندار اور انقلابی دور میں داخل ہوا ہے اس کی تفصیلات کا مشاہدہ کرنے کے لئے ۱۸۹۱ء سے ۱۹۵۶ء تک کے چند اعداد و شمار کا مختصر خاکہ درج کرنا ضروری ہے۔

اس خاکہ کے باریک مطالعہ سے جہاں کئی ایک انکشافات ہوتے ہیں وہاں اس تصرف الٰہی کا بھی پتہ چلتا ہے کہ جماعت پر آج تک جس قدر بھی زلزلے آئے اللہ تعالےٰ نے احمدیت کی سچائی کا اعلان کرنے کے لئے ہر بار جلسہ سالانہ کی رونق دوبالا کر دی۔ غیر مبائعین کی بغاوت ۱۹۱۴ء کا احراری منصوبہ ۱۹۳۴ء کا مصری فتنہ ۱۹۳۷ء کا خونی دور ۱۹۵۳ء کی "تحریک ختم نبوت پاکستان" اور ۱۹۵۶ء کا فتنہ منافقین۔ ان میں سے ہر ایک فتنہ قیامت بن کر اٹھا اور باطل پرستوں نے یقین کر لیا کہ احمدیت کا قصر رفیع اب متزلزل ہو جائے گا بعض لوگوں نے جماعت کی بے بسی کو دیکھ کر یہاں تک اعلان کیا کہ احمدیت کی تباہی خدا نے ان کے ہاتھوں سے مقدر کر رکھی ہے اور وہ دس سال تک اسے ختم کر دیں گے (خطبہ احرار صفحہ ۳) لیکن یہ تو خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا تھا۔ ان کی کوششوں سے کب اکھڑ سکتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے تو وہ خود اپنے ہاتھوں سیاسی خودکشی پر مجبور ہوئے۔ اور پھر قانون کی فولادی قوت نے اُن کے سیاسی تابوت میں آخری کیل گاڑ دیا۔ مگر احمدیت کا پودا بڑھتا پھولتا اور پھلتا رہا اور مشرق و مغرب کی وسعتوں پر چھا گیا۔ مختصر خاکہ حسب ذیل ہے۔

جلسہ سالانہ	تعداد حاضری		
جلسہ ۱۸۹۱ء	۷۵ (پچھتر)		(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)
،، ۱۸۹۲ء	۵۰۰		(آئینہ کمالات اسلام ص ۶۱۲)
،، ۱۹۰۴ء	۷۵۰	قریباً	(بدر یکم جنوری ۱۹۰۵ء)
،، ۱۹۰۶ء	۲۵۰۰	،،	(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)
،، ۱۹۰۸ء	۲۵۰۰	،،	(الحکم ۷ جنوری ۱۹۰۹ء)
،، ۱۹۱۰ء	۳۰۰۰	،،	(بدر ۵ جنوری ۱۹۱۱ء)
،، ۱۹۱۲ء	۳۰۲۵	،،	(الحکم ۷ جنوری ۱۹۱۳ء)
،، ۱۹۱۳ء	۴۰۰۰	،،	(الفضل ۳ دسمبر ۱۹۱۴ء)
،، ۱۹۱۹ء	۷۰۰۰	قریباً	(الفضل ۵ جنوری ۱۹۲۰ء)
،، ۱۹۲۰ء	،،	،، ،،	(الفضل ۳ جنوری ۱۹۲۱ء)
،، ۱۹۲۱ء	۷۱۹۲	،،	(الفضل ۲۶ دسمبر ۱۹۲۱ء)
،، ۱۹۲۲ء	۹۰۰۰	ہزار	(الفضل یکم جنوری ۱۹۲۳ء)
،، ۱۹۲۳ء	۱۲۰۰۰	ہزار	(الفضل یکم جنوری ۱۹۲۴ء)
،، ۱۹۲۴ء	۱۵۰۰۰	،،	(،، ۳ جنوری ۱۹۲۵ء)
،، ۱۹۲۵ء	۱۵۰۰۰	،،	(،، ۴ جنوری ۱۹۲۶ء)
،، ۱۹۲۶ء	۱۲۱۱۷		(الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء)
،، ۱۹۲۷ء	۱۳۰۲۰	،،	(،، ۳ جنوری ۱۹۲۸ء)
،، ۱۹۲۸ء	۱۲۸۸۵	،،	(،، ،، ۱۹۳۰ء)
،، ۱۹۲۹ء	۱۷۳۱۶	،،	(،، ،، ،،)
جلسہ ۱۹۳۱ء	۱۸۷۷۶	،،	(یکم جنوری ۱۹۳۲ء)
،، ۱۹۳۲ء	۲۰۷۵۳	،،	(الفضل ،، ،،)
،، ۱۹۳۳ء	۱۹۱۴۳	،،	(،، ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء)
،، ۱۹۳۴ء	۳۰۰۴۳	،،	(،، ۳ جنوری ۱۹۳۵ء)
،، ۱۹۳۹ء	۳۹۹۵۰	،،	(،، ،، ،،)
،، ۱۹۴۱ء	۲۷۲۰۹	،،	(الفضل یکم جنوری ۱۹۴۲ء)
،، ۱۹۴۳ء	۲۷۲۵۶	،،	(،، ،، ۱۹۴۴ء)
،، ۱۹۴۴ء	۲۳۶۰۰	،،	(،، ،، ۱۹۴۵ء)
،، ۱۹۴۵ء	۲۳۴۳۵	،،	(،، ،، ۱۹۴۶ء)
،، ۱۹۴۶ء	۲۲۷۸۶	،،	(،، ،، ۱۹۴۷ء)
،، ۱۹۴۷ء	۱۰۹۴۵		(،، ،، ۳۰ دسمبر ،،)
،، ۱۹۴۸ء	۱۷۰۰۰	،،	(،، ۱۱ جنوری ۱۹۵۰ء)
،، ۱۹۴۹ء	۲۵۲۲۰	،،	(،، ۱۱ جنوری ۱۹۵۰ء)
،، ۱۹۵۰ء	۳۰۴۹۲	،،	(،، ۴ جنوری ۱۹۵۱ء)
،، ۱۹۵۱ء	[illegible]	،،	([illegible] ۱۹۵۲ء)
سن ۱۹۵۳ء	۳۱۶۳۰		(ایضاً ص ۲۷) (الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۵۷ء)
سن ۱۹۵۵ء	۵۰۰۰۰		(الفضل ۳۱ دسمبر ۵۵ء)
سن ۱۹۵۶ء	۶۰۰۰۰		(الفضل ۳۰ دسمبر ۱۹۵۶ء) (ساٹھ ہزار سے زائد)

زندہ حقیقت

افسوس سلسلہ کے قدیم اور مستند لٹریچر کے تتبع کے باوجود یہ خاکہ ناتمام صورت میں ہے اور متعدد سالوں کے اعداد و شمار دستیاب نہیں ہو سکے۔ تاہم ہم اس پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے ہی صاحب بصیرت یہ اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا تعالےٰ نے اپنی خاص تحریک کے ساتھ احمدیت کی ترقی کے غیر معمولی سامان پیدا کئے۔ کشتی احمدیت کا کپتان پرخطر چٹانوں اور طوفانوں سے بچاتا ہوا اسے ساحل مراد تک پہنچانے میں کامیاب و کامران ہوا۔ یہ وہ زندہ حقیقت ہے جو غیروں کو بھی مسلم ہے چنانچہ چند سال پیشتر لاہور کے ایک ہفت روزہ اخبار "اقدام" کے ایک نمائندہ نے ایک جلسہ کے متعلق اپنے قلبی جذبات کا یوں اظہار کیا تھا کہ:

"میں جس قدر بھی مجمع کی کیفیت کا مطالعہ کرتا تھا اسی قدر میرا یہ احساس بڑھتا جا رہا تھا کہ مرزائیوں کی مخالفت نے انہیں زیادہ راسخ بنا دیا ہے۔ وہ اپنے ارادوں میں اور زیادہ پختہ ہو گئے ہیں۔ اور ان کے حوصلے نہ صرف بڑھ گئے ہیں بلکہ بڑھتے جا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر مجھے یہ خیال آیا کہ ہمارے بعض علماء جذباتی نعرے لگا کر اور کانفرنسیں منعقد کر کے اس قلیل سی جماعت کے لئے اور زیادہ متحد و منظم ہونے کے مواقع بہم پہنچا رہے ہیں۔ میرے دل نے کہا اے کاش یہ علماء "جذباتی نعرے لگانے اور کانفرنسوں سے بیمار ہو گرمانے کی بجائے ٹھوس بنیادوں پر اس جماعت کا مقابلہ کریں۔ مگر ٹھوس بنیادوں پر مقابلہ خالہ جی کا گھر نہیں اس لئے ذہنی جدوجہد کی بجائے خالص [illegible] کے عمل کی ضرورت ہے۔ یعنی [illegible] احمدی لوگ سرانجام

دے رہے ہیں اسے ہم اور ہمارے مولوی صاحبان سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کا ایک مشن ہے تو اس کے مقابلے میں ہمارے دس مشن ہونے چاہئیں جو ان کے تبلیغی کاروبار کو تہس نہس کر کے رکھ دیں۔ لیکن اس کے لئے روپیہ سے زیادہ عزم و استقلال اور جذبہ قربانی کی ضرورت ہے اور وہ ہم میں مفقود ہے —

چندے کی اپیلیں بہت ہیں اور کام کی سبیل کوئی نہیں۔ نعرے جتنے چاہو لگوا لو لیکن عمل کے نام پر میدان صاف۔ اس قسم کا غلط جوش دکھانے میں ہر وقت شیر ہیں جو احمدیوں کو زیادہ تقویت پہنچانے کا باعث ہو اور کھاد کا کام دے کر انہیں ترقی کے امکانات سے اور زیادہ ہمکنار کر دے۔"

(الاعتصام ۵ جنوری ۱۹۵۶ء)

خدا تعالیٰ کی بشارت

اور غیر مبایعین کیلئے لمحہ فکریہ

جلسہ سالانہ اور جماعت کی ترقی کا یہ پہلو تو وہ ہے جو غیر از جماعت حلقوں کے لئے باعث توجہ اور احمدیت کی سچائی پر شاہد عادل ہے مگر اس کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے جو غیر مبائع حضرات سے مخصوص ہے اور انہیں ہر وقت دعوت فکر دے رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آج سے کم و بیش پون صدی پیشتر جبکہ نہ تو جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی تھی اور نہ آپ کے موجودہ افراد خاندان میں سے کوئی ایک فرد موجود تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت دی گئی کہ:-

"تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا ......

خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلا دیگا۔ اور ایک اجڑا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دیگا تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخر دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیگا میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا۔ پر تیرا نام صفحہ زمین سے بالکل نہیں اٹھے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ وہ سب لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکامی اور نامرادی میں رہیں گے لیکن خدا تجھے بالکل کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا۔ اور ان میں کثرت بخشوں گا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶-۲۸۴ طبع ثانی)

یہ تو الٰہی وعدہ ہے اب ذرا پیغامی تحریک ملاحظہ کیجئے۔ اس تحریک نے اپنے مخصوص "علم کلام" کے بازار کی زینت اور رستہ ہموار کرنے کے لئے یوں تو "نبوت مسیح موعود"، "مصلح موعود"، کفر و اسلام، اسم احمد وغیرہ مسائل کی آڑ میں متعدد دبیز پردے ڈال رکھے ہیں اور اس نمائش میں تحریر و تقریر کی بہترین صلاحیتیں وقف کر دی ہیں مگر اہل بصیرت خوب سمجھتے ہیں کہ ابتدائی صورت خواہ کچھ ہو موجودہ وقت میں تو اس تحریک کا خلاصہ صرف یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) نہ صرف جماعت احمدیہ کی اکثریت غلط کار ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاندان بھی امام عصر کے مشن سے برگشتہ ہو چکا ہے۔

اسی پر بس نہیں۔ چند ماہ سے امیر غیر مبایعین کی طرف سے "انجام آتھم" کی ایک عبارت کی بناء پر (جس میں حضرت نے مرزا احمد بیگ اور اس کے لگے بندھوں کا تذکرہ فرمایا ہے) نہایت دلآزاری کے ساتھ یہ پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ معاذ اللہ مسیح پاک علیہ السلام کے خاندان میں غلو اور گمراہی کا پھیلنا نوشتہ تقدیر تھا جو پورا ہوا۔

یہ ادعا کس درجہ بے بنیاد اور سراسر باطل ہے۔ اس کا فیصلہ کن جواب پہلے سے اللہ تعالیٰ نے قولی لحاظ سے مندرجہ بشارت میں اور عملی لحاظ سے جلسہ سالانہ کی صورت میں دے رکھا ہے۔ کیونکہ مذکورہ بشارت میں یہ اعلان عام کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقدس خاندان خدائی برکتوں کا مہبط بن کر کثرت سے اکناف عالم تک پھیل جائیگا اور قیامت تک سرسبز رہیگا۔ اگر آپ کے جدی بھائیوں کی شاخیں کاٹ دی جائیں گی اور احمد بیگ وغیرہ رشتہ دار صفحہ ہستی سے مٹا دیے جائیں گے نیز یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہونیوالا فریق کثرت میں ہوگا۔ اس کے نفوس و اموال میں برکت دی جائے گی۔

اب جلسہ سالانہ کی شان و شوکت کو دیکھو تو صاف معلوم ہوگا کہ ان عظیم الشان پیشگوئیوں کا ظہور اس مبارک اجتماع کے ذریعہ سے ہو رہا ہے اور غیر مبایعین آجتک اس سعادت عظمیٰ سے محروم ازلی اور سراسر بے نصیب ہی نہیں۔ پیغامیت کی فریب کاریوں کی انتہا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ تو اپنے پرشوکت کلام میں خاندان مسیح موعود کی عظمتوں اور رفعتوں کی خبر دے رہا ہے مگر پیغامیت اسے نعوذ باللہ فتنہ دجال قرار دیتی ہے۔ خدائی الفاظ جماعت احمدیہ کی کثرت کو مسیح پاک کے خالص اور دلی محب بتا رہے ہیں اور پیغامیت اپنی پوری قوت یہ ثابت کرنے پر صرف کر رہی ہے کہ یہ باطل پرستی کی کھلی کھلی نشانی ہے۔

کیا دنیا کے پردہ پر کوئی ایک بھی ایسا خدا ترس غیر مبائع موجود نہیں ہے جو سنجیدگی اور متانت کے ساتھ اس تفاوت پر غور کرے اور پیغامی تحریک کے اس تاریک پہلو سے نقاب اٹھائے؟ کیا پیغامی اکابر کا خاندان مسیح موعود اور جماعت احمدیہ کی اکثریت کے خلاف موجودہ اخلاق سوز مظاہرہ ان کے صریح باطل پر ہونے کا واضح ثبوت نہیں اور کیا یہ خدائی تصرف نہیں کہ اس نے اپنے فضل سے اپنی جماعت کو ترقی بخشی اور اپنے محبوب کے سبھی جگر گوشوں کو بھی [illegible]

سالانہ اجلاس

انڈسٹریل اینڈ کمرشل ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور کے حصہ داران کا دسواں سالانہ اجلاس مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۷ء بوقت ۹ بجے صبح بیت العافیت ربوہ ضلع جھنگ میں حسب ذیل امور پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوگا۔

(۱) حسابات نفع نقصان و بیلنس شیٹ بابت حسابی سال مختتمہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۷ء۔

۲- انتخاب ڈائریکٹران (۳) انتخاب آڈیٹرز برائے سال آئندہ۔ (۴) کوئی اور تجویز جو حصہ داران پیش کرنا چاہیں۔

چیئرمین

جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعتوں کی فرودگاہوں کا نقشہ

قیام گاہ	نام جماعت	افسر مہمان نوازی
جامعۃ المبشرین	لائل پور شہر و ضلع	پروفیسر حمید اللہ صاحب ظفر ایم اے
تعلیم الاسلام کالج ہال	سرگودھا شہر و ضلع	عبدالرشید صاحب انبالوی بی ایس سی
تعلیم الاسلام کالج	راولپنڈی لاہور شہر و ضلع کیمبل پور بہاولپور ڈویژن	مرزا رفیع احمد صاحب پروفیسر ظفر احمد صاحب وینس ایم اے
فضل عمر ہوسٹل	گوجرانوالہ شہر و ضلع	سعید اللہ خان صاحب ایم اے
بورڈنگ ہائی سکول	سیالکوٹ شہر و ضلع	چوہدری غلام رسول صاحب بی اے بی ٹی
تعلیم الاسلام ہائی سکول	منٹگمری شہر و ضلع ملتان شہر و ضلع ضلع مظفر گڑھ ڈیرہ غازیخاں گجرات ضلع و شہر خیر پور و حیدرآباد ڈویژن	چوہدری اعجاز احمد صاحب بی ایس سی بی ٹی
پرائمری سکول جدید عمارت	ضلع شیخوپورہ	پروفیسر محمد دین صاحب ایم اے
فیکٹری ڈاکٹر فرزند علی صاحب دارالرحمت غربی	شیخوپورہ شہر	ڈاکٹر فرزند علی صاحب
دارالضیافت	کراچی کوئٹہ بلوچستان مشرقی پاکستان	مولوی محمد احمد صاحب ثاقب قریشی مقبول احمد صاحب
دفاتر تحریک جدید	سابق صوبہ سرحد آزاد کشمیر	بشیر احمد صاحب رفیق مرزا لطف الرحمن صاحب
گرلز ہائی سکول نزد ٹیوب ویل	جھنگ ضلع و شہر جہلم ضلع و شہر قادیان و بھارت	پروفیسر عطاء اللہ صاحب پروفیسر نصیر احمد صاحب بشیر مولوی ظہور حسین صاحب

جلسہ سالانہ پر تفسیر صغیر کے ملنے کا پتہ

جن دوستوں نے تفسیر صغیر ریزرو کروالی ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ جلسہ کے موقع پر تفسیر صغیر کی قیمت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں تفسیر صغیر کی مد میں جمع کرادیں۔ اور رسید دکھا کر ادارۃ المصنفین کے دفتر سے (جو خلافت لائبریری کے احاطہ میں واقع ہے) تفسیر صغیر حاصل کرلیں۔ جن دوستوں کے نام پہلے ہزار میں آتے ہیں۔ وہ سولہ روپے فی جلد کے حساب سے اور دوسرے دوست اٹھارہ روپے فی جلد کے حساب سے رقم داخل کرائیں۔

جن دوستوں نے تاحال تفسیر ریزرو نہیں کرائی۔ وہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دفتر تفسیر صغیر میں پہنچ کر اپنے لئے تفسیر ریزرو کروالیں۔ ایسے دوستوں کو جنوری کے آخر میں تفسیر مل جائیگی انشاء اللہ

(دفتر ادارۃ المصنفین خلافت لائبریری ربوہ)

قلیوں کا اجرت نامہ

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر سامان اٹھانے والے قلیوں کو ناظم استقبال کی طرف سے اجازت نامہ دیا جاتا ہے۔ اسلئے آپ اسی قلی سے سامان اٹھوائیں۔ جس کے پاس اجازت نامہ ہو اور اس کا نمبر نوٹ کرلیں۔ تاکہ نقصان کی صورت میں قلی کو پکڑا جاسکے۔

قلیوں کی مقررہ اجرت حسب ذیل ہے

۱۔ اسٹیشن کے ملحقہ دونوں اطراف کے مکانات — ۰-۳-۰
۲۔ اسٹیشن سے دفاتر تحریک جدید۔ ہال لجنہ اماء اللہ محلہ ج۔ محلہ دارالرحمت — ۰-۴-۰
۳۔ اسٹیشن سے مسجد مبارک۔ نصرت گرلز کالج نصرت گرلز ہائی سکول۔ دارالصدر شرقی — ۰-۴-۶
۴۔ اسٹیشن سے دارالصدر غربی۔ ہائی سکول — ۰-۵-۰
۵۔ 〃 〃 کالج۔ ریسرچ۔ باب الابواب — ۰-۶-۰
۶۔ 〃 〃 دارالنصر و دریا کے قریب محلہ دار دارالیمن — ۰-۸-۰

بس کے اڈہ سے

۱۔ دارالصدر شرقی مسجد مبارک۔ ہال لجنہ اماء اللہ۔ دفاتر انجمن و تحریک جدید — ۰-۲-۰
۲۔ نصرت گرلز کالج۔ نصرت گرلز ہائی سکول دارالصدر غربی محلہ ج — ۰-۴-۰
۳۔ مکانات ملحقہ اسٹیشن۔ دارالصدر غربی نزد اسٹیشن — ۰-۴-۶
۴۔ محلہ دارالرحمت غربی۔ شرقی۔ وسطی — ۰-۵-۰
۵۔ ہائی سکول۔ دارالیمن۔ باب الابواب — ۰-۶-۰
۶۔ کالج۔ ریسرچ — ۰-۷-۰
۷۔ دارالنصر — ۰-۱۰-۰

نوٹ:۔ سامان کا وزن ایک من ہونا چاہیئے

ناظم استقبال جلسہ سالانہ ربوہ

جلسہ سالانہ پر آنیوالے مہمانوں کے لئے ضروری اطلاع

(۱) مکانات و معلومات کا دفتر اس سال صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے احاطہ میں ہوگا۔

(۲) ہر قسم کی اشیاء گم شدہ موصولہ کی اطلاع فوراً دفتر معلومات میں پہنچا دیں۔

(۳) جن بچوں کے گم ہو جانے کا امکان ہو۔ ان کے گلے میں یا اور کسی جگہ شناختی کارڈ لگانا نہایت ضروری ہے۔ ہر سال دوستوں کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے لیکن پورے طور پر اس پر عمل نہیں ہوتا۔ بسا اوقات بچے کئی کئی گھنٹے دفتر میں روتے رہتے ہیں۔ اور ان کے سرپرست نہیں پہنچتے۔ شناختی کارڈ پر سرپرستوں کا نام اور پورا پتہ نیز جلسہ کے موقعہ پر سکونت کی تفصیل درج ہونی چاہیئے

(ناظم مکانات و معلومات)

جلسہ سالانہ پر احمدی ڈاکٹر کی ضرورت

ایک احمدی ڈاکٹر صاحب کی جلسہ کے ایام میں بطور والنٹیئر ضرورت ہے جو اکیلے ہی ہوں۔ انہیں ربوہ میں ایک ڈسپنسری کا انچارج بنایا جائے گا۔ تا مہمان فائدہ اٹھا سکیں۔ ان کی رہائش کا انتظام بھی وہیں ہوگا۔

(افسر جلسہ سالانہ)

تاریخ احمدیت کی اشاعت

احباب جماعت یہ خبر سن کر مسرت محسوس کریں گے۔ کہ سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قائم فرمودہ شعبہ تاریخ احمدیت کی طرف سے تاریخ کے متعدد حصے مرتب ہو چکے ہیں۔ جو خدا کے فضل سے عنقریب منظر عام پر آ رہے ہیں۔ لیکن سردست جلسہ سالانہ کی مقدس تقریب پر ۱۹۵۲ء و ۱۹۵۳ء کی جماعتی تاریخ نہایت اہم دیباچہ مستقل کتابچہ کی شکل میں ہدیہ پیش کیا جا رہا ہے۔ جو سلسلہ احمدیہ کے مشہور صاحب قلم اور کہنہ مشق ادیب جناب ملک فضل حسین صاحب کا رہین منت ہے۔

چنانچہ نہایت محدود تعداد میں شائع کیا گیا ہے۔ لہٰذا صرف اُن احباب کو مل سکے گا، جو مرکز سلسلہ میں تشریف لاتے ہی اولین فرصت میں اسے حاصل کر لیں گے یا ریزرو کرا لیں گے۔ ہدیہ صرف سوا روپیہ ہے۔

قیمت کم و بیش ۲۰×۳۰/۱۶ کے ۲۰۰ صفحات دیدہ زیب ٹائٹل اور کتابت و طباعت معیاری

ملنے کا پتہ:- دفتر ادارۃ المصنفین خلافت لائبریری ربوہ

شاہد ایجنسی گول بازار متصل دوکان باجو جنرل سٹور

درخواست دعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم عبدالسمیع چند روز سے بیمار ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالرشید طارق نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ لاہور)

درخواست ہائے دعا

میرے پھوپھا صادق چھ دن سے لگاتار بیمار ہیں۔ درویشان قادیان بزرگان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت دے۔ (آمین)

نیز

میرا پھوپھی زاد بھائی مجید اللہ سکھر میں ڈاکٹری کا فائینل امتحان دے رہا ہے۔ بھائیوں سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے (آمین)

(عبدالمومن غلہ منڈی)

خطبہ جمعہ (بقیہ صفحہ اول)

اس نے کہا ہاں میں ایسا کر سکتا ہوں۔ چنانچہ وہ وہاں سے واپس گیا اور اس نے اپنے سب نائیوں۔ دھوبیوں۔ موچیوں۔ بڑھئیوں۔ لوہاروں۔ باورچیوں اور نان پزوں کو اکٹھا کیا اور کہا تمہیں بھی کئی دفعہ جوش آتا ہوگا کہ کاش ہمارے پاس بھی ہتھیار ہوتے تو ہم وطن کے لئے اپنی جانیں لڑا دیتے۔ تم سوچتے ہوگے کہ لڑنے والے لوگ کتنا ثواب حاصل کر رہے ہیں اور

وطن کیلئے اپنی جانیں لڑا رہے ہیں

لیکن آج تمہارے لئے بھی موقعہ پیدا ہوگیا ہے۔ اور آج تم بھی وہی فخر حاصل کر سکتے ہو جو انہیں حاصل ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ میرے پاس اس وقت کوئی بندوق اور اسلحہ نہیں۔ وہ پچاس ساٹھ میل پیچھے ہے اور اسے محاذ سے دور اس لئے چھپا لیا گیا ہے تاکہ وہ دشمن کے ہاتھ نہ آجائے اور اسے یہاں لانے کے لئے اب کوئی وقت نہیں۔ اس لئے تم میں سے ہر پیشہ ور اپنا اپنا سامان جس کے ساتھ وہ کام کرتا ہے ساتھ لے لے اور چل پڑے۔ لوہار اپنا ہتھوڑا لے لے۔ بڑھئی کلہاڑا پکڑ لے اور نان پز اپنی سلاخ ہاتھ میں لے لے اور

دشمن سے مقابلہ کیلئے

تیار ہو جائے۔ انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں۔ چنانچہ وہ اپنا اپنا ہتھیار لے کر فوراً اس مقام کی طرف روانہ ہوگئے جہاں دشمن نے رخنہ پیدا کر دیا تھا۔ اور انہوں نے اس رخنہ کو اس وقت تک روکے رکھا جب تک کہ باقاعدہ فوج نہ پہنچ گئی۔ اس وقت بادلوں یا دھوئیں کی وجہ سے دشمن کو یہ پتہ نہ لگ سکا کہ ان کے سامنے باقاعدہ فوج نہیں کھڑی بلکہ صرف نائی۔ دھوبی۔ موچی اور نان پز وغیرہ کھڑے ہیں اور اس نے ذرا پیش قدمی نہ کی۔ بعد میں جب باقاعدہ فوج وہاں پہنچ گئی تو اس نے اس رخنہ کو روک لیا۔ اس وقت جب رخنہ واقعہ ہوگیا تھا انگریزی فوج کے کمانڈر نے اس وقت کے برطانوی

وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج

کو تار دی کہ اس وقت حالت سخت نازک ہے۔ دشمن نے ہماری فوج کے درمیان رخنہ پیدا کر دیا ہے۔ اور اس رخنہ کو پر کرنے کے لئے پیچھے سے فوج نہیں آسکتی۔ اب ہمارے پاس صرف نائی دھوبی۔ موچی۔ بڑھئی اور نان پز ہی ہیں جن کو ہم نے بلایا ہے اور کہا ہے کہ وہ آکر اس رخنہ کو پر کریں اور آپ کو پتہ ہی ہے کہ نائی اور دھوبی وغیرہ لڑ نہیں سکتے۔ جب یہ تار گئی تو مسٹر لائڈ جارج اپنی کابینہ سے لڑائی کے بارہ میں مشورہ کر رہے تھے جب انہوں نے یہ تار پڑھی تو انہوں نے اپنے ساتھی وزراء سے کہا جاؤ جس بات پر ہم غور کر رہے تھے۔ اس کا وقت گذر گیا ہے۔ اب ہمارے

باہمی مشوروں کا کوئی فائدہ نہیں

اب صرف ایک ہی راہ رہ گئی ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے۔ اس لئے آؤ ہم اپنے گھٹنے ٹیک کر اس کے سامنے گر جائیں اور اس سے کہیں کہ وہ ہماری مدد کرے۔ چنانچہ وہ خود بھی اور باقی وزیر بھی گھٹنے ٹیک کر

خدا تعالیٰ کے حضور گر گئے

اور انہوں نے دعا کی کہ اے خدا اب کوئی دنیوی تدبیر باقی نہیں رہی۔ اب تو خود ہمارے بچاؤ کی کوئی صورت پیدا کر اور ہمیں دشمن کے حملہ سے بچا لے چنانچہ خدا تعالیٰ نے ان کی یہ دعا اس طرح سنی کہ نائیوں۔ دھوبیوں۔ بڑھئیوں اور لوہاروں نے وہ رخنہ روکے رکھا یہاں تک کہ باقاعدہ فوج آگئی اور دشمن کو اس رخنہ کا علم تک نہ ہو سکا۔ ہماری بھی اس وقت یہی حالت ہے ہم بھی اب کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ اب دنیوی تدابیر کا وقت نکل گیا ہے نہ تو ہم

وعظ و نصیحت کے ذریعہ

لوگوں کو جوش دلا سکتے ہیں۔ کیونکہ جوش دلانے کے لئے بھی وقت کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ تحریک کرنے کے لئے باہر مبلغ بھجوا سکتے ہیں۔ اگر باہر مبلغ بھیجے جائیں تاکہ وہ لوگوں کو یہاں آنے کی تحریک کریں تب بھی کچھ دن لگ جائیں گے۔ اور اس وقت تک جلسہ آجائے گا۔ جماعتوں والے خود تحریک کریں تو اس کے لئے بھی کچھ وقت درکار ہوگا۔ اگر یہ خطبہ چھپ بھی جائے تب بھی یہ باہر کی جماعتوں کو وقت پر نہیں مل سکتا۔ اس لئے اب یہی صورت ہے کہ ہم سب خدا تعالیٰ کے حضور گر جائیں اور اس سے دعا کریں کہ

اے خدا اب ہماری تدبیر کا وقت گذر گیا۔ اب تو ہی لوگوں کو تحریک کر کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ پہ آئیں اور پھر یہاں آکر جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ انہیں جلسے سے اتنا فائدہ پہنچے کہ وہ معمولی انسان جو یہاں آئیں فرشتے بن کر واپس جائیں اور تیری رحمتیں اور برکتیں ان پہ بھی ہوں جو یہاں آئیں اور ان پہ بھی ہوں جن کا یہاں آنے کا ارادہ تو ہو لیکن وہ کسی وجہ سے نہ آسکیں پھر تیری رحمتیں اور برکتیں ان لوگوں پہ بھی ہوں جو یہاں رہتے ہیں۔ سب رحمتیں اور برکتیں تیرے ہی اختیار میں ہیں۔ ہم تو محتاج ہیں۔ لیکن ہماری احتیاج کو پورا کرنے کی تجھ میں ہی قدرت ہے۔ تو ہماری احتیاج کو پورا فرما اور ہمیں اپنی برکات سے مالا مال کر۔